مسجد مبارک Florstadt (جرمنی) کے سنگ بنیاد کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام مہمانان کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی نے مختلف جگہوں پر مساجد بنانے کا جو پروگرام بنایا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس شہر Florstadt میں بھی یہ مسجد بن رہی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے تعارف میں بتایا کہ اس شہر کی تاریخ میں ایسے واقعات بھی گزرے ہیں جہاں مذہبی اختلافات بہت زیادہ ہوئے اور پھر اس شہر کی تاریخ بھی دو ہزار سال پرانی ہے اور مختلف دور اس شہر پر آتے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً جب جماعت نے مسجد کے لئے کوشش کی ہوگی، مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کی ہوگی تو یہاں کے رہنے والوں میں یہ تحفظات پیدا ہوئے ہوں گے کہ مذہبی اختلافات یہاں کی پرانی تاریخ میں رہے ہیں اور اب شہر میں ایک امن اور سکون اور محبت اور پیار کی فضا ہے۔ کہیں دوبارہ ان مسلمانوں کے آنے سے یہاں کی مسجد بننے سے وہی مذہبی اختلافات دہرائے نہ جائیں اور اختلافات کی وہ پرانی تاریخ کہیں دہرائی نہ جائے۔ یقیناً یہ ایک بڑا جائز تحفظ ہے اگر یہاں کے رہنے والوں کے دل میں پیدا ہوا ہو۔ لیکن جماعت احمدیہ کی جو 125 سالہ تاریخ ہے، گوکہ جماعتوں کی تاریخ میں یہ بہت پرانی تاریخ نہیں، لیکن یہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پہ گواہ ہے کہ ہمارے کردار سے، ہمارے عمل سے، ہماری باتوں سے سوائے محبت اور پیار کے اور کچھ نہیں پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی مسجد بننے کے بعد یہ محبت اور پیار ہی ابھرے گا اور کونسل کا اور میئر کا اور لوگوں کا مسجد کی تعمیر کی اجازت دینا اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ جن احمدیوں کو انہوں نے ابھی تک یہاں دیکھا ہے ان کو امن پسند اور محبت کرنے والا ہی پایا ہے۔ تب ہی تو اجازت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ہم نے اس مسجد کا نام بھی مبارک مسجد رکھا ہے تاکہ یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ وہ برکتیں اس کو حاصل ہوں اور وہ باتیں اس کی تعمیر کے بعد اس سے ظاہر ہوں یا یہاں عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ظاہر ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر یہاں پہ آنے والوں کو ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جو اس زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے برکات چاہتا ہے اور ان برکات کا ہمیں اس طرح پتا لگتا ہے مثلاً ہماری مذہبی کتاب قرآن کریم نے اپنی پہلی سورۃ میں یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات ہیں۔ وہ پالنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے اور مانگنے والوں کو دینے والا ہے اور جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ جو لوگ نیک کام کرنے والے ہیں ان کو نوازتا ہے۔ جو پہلی ہی صفت ہے کہ وہ پالنے والا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر انسان بلکہ تمام مخلوق جو اس نے دنیا میں پیدا کی اس کو پالنے والا ہے اور اس کو رزق مہیا کرنے والا ہے۔ قرآن شریف میں ایک مثال یہ بھی دی گئی ہے کہ جانوروں اور پرندوں کو اللہ تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے اس طرح تمہیں بھی مہیا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص اس بات کا انتظام کیا ہوا ہے کہ چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی ہے یا یہودی ہے یا ہندو ہے یا کوئی بھی ہو بلکہ جو کوئی بھی مذہب نہیں رکھتے اور جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں مانتے ان کا پالنے والا بھی خدا ہے اور ان کو بھی رزق مہیا کرتا ہے اور ان کے لئے بھی اس کی صفت رحمانیت جاری ہے۔ وہ رحم کرتا ہے اور ہر انسان پر رحم کرتا ہے۔ پس جب ہم اس حوالہ سے بات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات ہم حاصل کریں تو ان برکات کے لفظ کے ساتھ ہی توجہ اس طرف پھرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بنیادی صفات ہیں ان پر بھی غور کیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ان صفات کو انسان بھی اپنائے۔ پس جب اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والے ان صفات کو اپنائیں گے تو وہ اپنے ماحول میں بھی ایسا انتظام کریں گے جہاں دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ دوسروں کے لئے رحم پیدا ہو اور ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہماری مساجد بنتی ہیں اور اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی ہم جاتے ہیں آباد ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح کہ امیر صاحب نے ابھی ذکر کیا کہ انہوں نے مسجد کی تعمیر کے لئے بڑی مدد کی ہے۔ کونسلرز کا بھی شکریہ ہے۔ لوگوں کا بھی شکریہ کہ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ اجازت دی کہ ہم یہاں اپنی مسجد تعمیر کریں۔ اس شہر کے رہنے والوں کی چھوٹی سی آبادی ہے اس میں سے کافی تعداد یہاں آئی ہے۔ ان کا یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور کھلے دل کے ساتھ آپ نے مسلمانوں کو اس مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جبکہ دنیا میں مسلمانوں کے بارہ میں بعض تحفظات بھی ہیں کہ شاید مساجد سے نفرتیں نہ پھوٹیں۔ لیکن کیونکہ آپ جماعت کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں ان افراد کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں جو یہاں رہتے ہیں اور ان کے آپ سے تعلقات ہیں، اس لئے آپ نے بھی اس تعلق اور پیار کا جواب جو یہاں جماعت کے لوگوں نے دکھایا ہے اسی محبت اور پیار سے دیا ہے جس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ ایک مشنری جماعت ہے اور جہاں بھی ضرورت ہو ہم بلا تخصیص ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ امیر صاحب نے مدد کا ذکر کیا ہے۔ جرمنی تو بڑا ترقی یافتہ ملک ہے یہاں کسی کو مالی مدد کی ضرورت نہیں۔ تعلیم کی مدد کی شائد کسی کو ضرورت نہ ہو، میڈیکل مدد کی کسی کو ضرورت نہ ہو۔ لیکن دنیا میں بہت سارے غریب ممالک ہیں افریقہ میں ہم تعلیمی سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مذہب کے مہیا کرتے ہیں۔ صحت کے لئے ہسپتال کھولے ہوئے ہیں، علاج کی سہولت مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مہیا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشنی اور پانی کے انتظام کے لئے افریقہ میں ہمارے بہت سارے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ میں پہلے بھی ایک دفعہ یہاں جرمنی میں ذکر کر چکا ہوں، آپ کو بھی بتا دوں آپ کے یہاں جو چھوٹے سے چھوٹا شہر بھی ہے، دس ہزار کی آبادی کوئی ایسی آبادی نہیں لیکن ہر طرح کی سہولت یہاں موجود ہے۔ آپ کے پاس سڑکیں ہیں، پانی ہے، بجلی ہے، لیکن دنیا میں بہت سارے ایسے شہر ہیں، آبادیاں ہیں جہاں سینکڑوں لوگ پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کے بچے اپنے سروں پہ بالٹیاں رکھ کر کئی کئی کلومیٹر دور جاتے ہیں اور وہاں کے جو گندے تالاب ہیں ان سے صاف پانی نہیں بلکہ گندا پانی لے کر آتے ہیں اور گھروں میں آ کر صاف کرتے ہیں یا بعض دفعہ ویسے ہی پی لیتے ہیں، جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ وہاں جب جماعت Handpump لگاتی ہے یا پانی کی سہولت مہیا کرتی ہے Tap Water مہیا کرتی ہے اس وقت ان لوگوں کی خوشی کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے اور یہ بلا تخصیص ہر ایک کو دیتی ہے۔ یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے یا مسلمان ہے تو اس کو دینا ہے بلکہ عیسائی ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں، لامذہب ہیں، ہم ہر ایک کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ممبر آف پارلیمنٹ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ وقت نکال کر آئیں اور یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہیں مسجد کے مقاصد کا پتا ہے جس کا انہوں نے اپنے خطاب میں اظہار کیا۔ جو بات میں نے کہنی تھی، کچھ باتیں میں نے مسجد کے بارہ میں کہیں لیکن اس سے بڑھ کر انہوں نے مسجد کے بارہ میں باتیں کہیں اور اس کے مختلف مقاصد بیان کر دیئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ ان کا ہماری جماعت سے ایک تعلق بھی ہے اور ہماری تعلیم کو وہ سمجھتی بھی ہیں اور اس کا اظہار کھل کر کرنے والی ہیں، خوفزدہ ہونے والی نہیں ہیں۔ اور یہی چیز ہے جو انسان کی بڑائی ظاہر کرتی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو اس ماحول میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے۔ بنیادی حقوق کی ادائیگی کا بھی انہوں نے ذکر کیا اور برداشت کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔ تو یہ دونوں انتہائی بنیادی چیزیں ہیں۔ اگر برداشت ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اگر بنیادی حقوق کی ادائیگی ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض مسلمانوں کے عمل شائد ایسے نہ ہوں کیونکہ ہر ایک ایک جیسا نہیں ہوتا لیکن جماعت احمدیہ اس تعلیم پر عمل کرتی ہے جو ہمیں ہماری مقدس کتاب قرآن کریم میں بتائی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ تم اپنے حق لینے کی بجائے دوسرے کا حق دینے کی کوشش کرو۔ دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ میں دو حقوق کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ایک خدا تعالیٰ کا حق کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے آگے جھکو، اس کی باتوں کو مانو۔ دوسرے بندوں کے حقوق کہ دوسروں کو ان کے حقوق دینے کی کوشش کرو کیونکہ اسی سے امن اور سلامتی اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پس یہ دو مقاصد ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم مساجد بھی بناتے ہیں کیونکہ مساجد جہاں عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ مساجد میں ہم یہ پلاننگ بھی کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے معاشرہ میں اپنے ہمسایوں کے حق ادا کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی میں آخر میں دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے باوجود اس کے کہ بہت سارے جرمن مہمان یہاں تشریف رکھتے ہیں اور جرمن جانتے ہیں انہوں نے اس زبان میں تقریر کی جو میں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن میں ساتھ ہی ان سے معذرت بھی کرتا ہوں کہ میں اس زبان میں تقریر نہیں کر رہا جو ان کو سمجھ آتی ہو اور امید ہے وہ مجھے اس بات پہ معاف بھی کر دیں گے۔ بہرحال میئر صاحب نے بھی یہاں احمدیوں کی بہت ساری خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ خصوصیات احمدیوں میں ہمیشہ قائم رہیں اور بڑھتی رہیں اور مسجد کی دیواریں جوں جوں اٹھیں

یا مسجد کا Structure جس طرح تیار ہوتا جائے یہاں رہنے والے احمدیوں کے خلوص اور وفا اور ہمسایوں سے تعلق میں اس طرح ہی اضافہ ہوتا رہے اور جب مسجد بن جائے تو سوائے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے یہاں کچھ نظر نہ آئے اور نہ صرف نظر نہ آئے بلکہ ہر احمدی حقیقی طور پر اللہ کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور بندوں کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ اس مسجد کا ٹوٹل ایریا ایسا ہے کہ اگر ایک گھر کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس میں ایک یا دو فیملیاں رہ سکتی ہوں لیکن یہاں تو جماعت نے آنا ہے اور مسجد میں آکر ایک خدا کی عبادت کرنی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا ہو اور پھر مسجد میں آکر بندوں کے حق بھی ادا کرنے ہیں۔ اپنے دلوں کو بھی آپ نے کھولنا ہے۔ عموماً گھروں میں ایک کمرہ میں ایک یا دو لوگ رہتے ہیں لیکن اگر دل کھلا ہو، حوصلہ ہو تو پھر اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کو بھی ٹھہرا لیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے بھی حالات ہوتے ہیں کہ ایک کمرہ میں جہاں دو آدمیوں کے لئے سونے کی گنجائش ہو وہاں دس دس آدمی بھی رہتے ہیں۔ ہماری مسجد تو بنائی اس لئے گئی ہے کہ یہاں آکر عبادت کرنے والوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا جائے اور یہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے۔ پس یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہر مسجد میں آنے والا اس سوچ کے ساتھ آئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی صفات کو اپنانا ہے اور بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کریں اس کے لئے پوری کوشش کرنی ہے۔ پس اس بات کا جب احمدی خیال رکھیں گے اور مسجد بننے کے ساتھ اس کا مزید اظہار ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو مزید پتا لگے گا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد پیار، محبت اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مقصد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ہر طرح اس مسجد کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ شکریہ۔